Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

JOURNAL PROFILE

Noor-e-Tahqeeq is a quarterly, HEC "Y" Category research journal of Lahore Garrison University, publishing peer-reviewed studies in Urdu language and literature since 2017. It provides a credible platform for original research and contemporary criticism.

CONTACT

Dr Muhammad Haroon Qadir
Editor, Noor e Tahqeeq
Department of Urdu
Lahore Garrison University, Lahore 0303-3330345

Email

lgunt@lgu.edu.pk

Website

https://ojs.lgu.edu.pk/nooretahqeeq

ISSUE DETAILS

Volume 10, No 02
April to June 2026
Page No: - 80-92

DOI

https://doi.org/10.54692/nooretahqeeq.2026.100246

HISTORY OF THE PAPER

Received on: April 20, 2026
Accepted on: May 28, 2026
Published on: June 30, 2026

PUBLISHED BY

Department of Urdu,
Lahore Garrison University
DHA Phase 6, Sector C,
Avenue 4, Lahore

TITLE OF THE PAPER

Urdu Literary Historiography and the Role of Digital Sources and Resources

اردو ادبی تاریخ نویسی اور ڈیجیٹل ذرائع اور وسائل کا کردار

AUTHOR(s)

Muhammad Amin
PhD Scholar, Department of Urdu
Lahore Garrison University, Lahore

Dr Munazza Munawar
Assistant Professor, Department of Urdu
Lahore Garrison University, Lahore

ABSTRACT

This study explores the growing role of digital technologies and resources in reshaping Urdu literary historiography. Traditionally, the study of Urdu literary history has depended on physical archives, rare manuscripts, Tazkiras, printed books, and sources that are often difficult to access and preserve. The emergence of digital archives, online repositories, and platforms such as Rekhta has significantly improved access to classical texts, biographical records, and lesser-known literary works. Digital humanities tools also enable researchers to examine literary trends, linguistic changes, historical developments, and patterns of literary production with greater efficiency and precision. However, challenges such as limited Urdu OCR accuracy, inconsistent digitisation, inadequate metadata, and the lack of uniform digital standards continue to affect scholarly research. The study highlights the importance of integrating digital resources into Urdu literary historiography for preserving literary heritage, expanding scholarly access, and developing a contemporary framework for writing Urdu literary history.

KEY WORDS

Literary Historiography, Digital Humanities, Digital Resources, Rekhta, Urdu OCR, Digitisation

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

اردو ادبی تاریخ نویسی اور ڈیجیٹل ذرائع اور وسائل کا کردار

تاریخ نویسی(Historiography)کامطلب تاریخ کا مطالعہ ہے۔اس سے مراد یہ بھی ہے کہ تاریخ کیسے لکھی گئی ہے، تاریخ کے مختلف ادوار میں تاریخی حقائق کیسے بیان ہوئے ہیں اور وہ واقعات وقت بدلنے کے ساتھ ساتھ کیسے تبدیل ہوئے ہیں؟ تاریخ نویسی ایک ایسا عمل ہے جس میں تاریخ دانوں اور تاریخ نویسوں کی تاریخ نویسی، ان کے وسائل کا استعمال، ان کے تصورات اور طریقہ کار کا تنقیدی جائزہ لیا جاتا ہے۔ ادبی تاریخ نویسی کے طریقہ کار کا تنقیدی جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک نہایت پیچیدہ عمل ہے اور ذمہ داری کا تقاضا کرتا ہے۔اس عمل کی تکمیل کے لیے کئی ایک مراحل سے گزرنا پڑتا ہے، جن میں سے چند ایک کا ذیل میں تذکرہ کیا جاتا ہے:

۱۔ موضوع کے انتخاب اوراس کے دائرہ کار کا تعین کرنا ادبی تاریخ نویسی کا سب سے پہلا مرحلہ ہے۔ جس کے تحت کسی خاص دور، صنف یا مصنف کے ادب کی تاریخ لکھی جاتی ہے یا پورے ادب کا احاطہ کیا جاتا ہے۔

۲۔ ادبی تایخ نویسی کا دوسرا مرحلہ بنیادی و ثانوی ذرائع اور وسائل کی تلاش کا مرحلہ ہے، جس میں ادبی متون، تنقیدی مضامین، تحقیقی تصانیف، رسائل اور دیگر متعلقہ مواد کی چھان بین شامل ہے۔

۳۔ مواد کا تنقیدی جائزہ و درجہ بندی اس کا ایک اوراہم مرحلہ ہے جس میں حاصل شدہ معلومات کو ترتیب دیا جاتا ہے، ان کا تنقیدی تجزیہ پیش کیا جاتا ہے اور ان کی اہمیت کا تعین بھی کیا جاتا ہے۔

۴۔ادوار کی تقسیم(Periodization) ادبی تاریخ نویسی کا چوتھا اہم مرحلہ ہے جس کے تحت ادب کے ارتقا کو مختلف ادوار میں تقسیم کیا جاتا ہے، ان ادوار کا تعین مخصوص رجحانات یا اہم واقعات کی بنا پر کیا جا سکتا ہے۔

۵۔ مصنفین اور ان کی تخلیقات کا تنقیدی جائزہ لینا ایک اور مرحلہ ہے۔اس ضمن میں ہر عہد کے اہم مصنفین، ان کے حالاتِ زندگی، ادبی کارناموں اور ان کے اثرات کا مفصل بیان شامل کیا جاتا ہے۔

۶۔ ادبی تحریکات اور رجحانات کی تشریح و توضیح و توضیح کا مرحلہ بھی بہت اہمیت کا حامل ہے۔ جس کے تحت ترقی پسندی، رومانویت، جدیدیت جیسے اہم ادبی رجحانات، ان کے محرکات اور ان کے اثرات کا تنقیدی جائزہ لینا شامل ہے۔

۷۔ ادبی تاریخ نویسی کے مراحل کی ایک اور کڑی تاریخی بیانیے کی تشکیل ہے، جو تمام معلومات کو ایک مربوط اور دل چسپ انداز میں لکھنے کی ذمہ دار ہے۔اس طرح قاری ادبی ارتقا سے روشناس ہوتا ہے۔

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

ادبی تاریخ نویسی کو کئی مسائل اور دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جن میں تعصبات سے اجتناب، حقائق کی تصدیق اور جامعیت کے ساتھ اختصار کو بھی برقرار رکھنا بڑا دشوار ہو جاتا ہے۔ ایک اچھا ادبی مؤرخ، تحقیق، تنقید اور بیانیے کی تشکیل میں توازن برقرار رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ ادبی تاریخ نویسی زبانوں کے ادب کو اس کے مکمل پس منظر میں سمجھنے میں معاون ہوتی ہے اور یہ ہمیں بتاتی ہے کہ کیسے الفاظ اور خیالات نسل در نسل سفر کرتے ہوئے ایک تہذیبی ورثہ کی تشکیل کرتے ہیں؟

ڈیجیٹل ذرائع اور وسائل (Digital Resources) انسانی زندگی پر ہر لحاظ سے اثرانداز ہو رہے ہیں، جیسا کہ خاص طور پر معلومات تک دست رس اور ان کے استعمال کے طریق کار کو بہت حد تک تبدیل کر دیا ہے۔ یہ مواد اور آلات الیکٹرانک شکل میں دست یاب ہوتے ہیں اور جن تک دست رس کے لیے کمپیوٹر، انٹرنیٹ یا دیگر ڈیجیٹل ڈیوائسز کی ضرورت ہوتی ہے۔

> "حالیہ دنوں میں اردو زبان کا استعمال ای میل، بلاگز، ٹوئیٹر، فیس بک، واٹس ایپ اور یوٹیوب اور دیگر سوشل میڈیا ایپس پر تیزی سے بڑھا ہے۔ فیس بک اور واٹس ایپ پر خاص طور پر مشاعروں کی مجاس بھی سجتی ہیں اور کافی اردو ویب سائٹس ایسے ادبی فورم میں تبدیل ہو گئی ہیں جہاں اردو زبان کے سنجیدہ مسائل و موضوعات پر بحث و مباحثے کی مجالس برپا کی جاتی ہیں اور ان مجلسوں میں نئی نسل کے نمائندہ افراد شامل ہوتے ہیں۔۔ مستقبل میں سوشل میڈیا ایک ایسا پلیٹ فارم ہو گا جسے ہم سب کو بہت سنجیدگی سے لینے کی ضرورت ہے۔ آئندہ چند سالوں میں کئی نئے الفاظ اردو زبان کی زینت بن جائیں گے۔ ان نئے الفاظ کا جس صورت میں سوشل میڈیا پر استعمال ہو گا اردو زبان کے ارتقائی عمل کی سمت ویسی ہی متعین ہو گی۔"[1]

ڈیجیٹل ذرائع اور وسائل نے ہمارے سیکھنے، کام کرنے اور تفریح کے طریقے کو یکسر بدل دیا ہے۔ جوں جوں ٹیکنالوجی ترقی کر رہی ہے، ان ذرائع اور وسائل کی اہمیت اور افادیت میں مزید بڑھتی جا رہی ہے۔ جدید معاشرے کے ہر شعبے میں تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں اور ان وسائل کے کردار میں مسلسل اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ان کی حدیں صرف معلومات کی مہیای سے کہیں آگے تک ہیں۔ سماجی اور معاشرتی، اقتصادی یا معاشی، تعلیمی اور تہذیبی و ثقافتی تبدیلیاں بھی اس کی زد میں آچکی ہیں:

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

> "ہماری جنریشن ڈیجیٹل عہد سے مانوس ہو گئی ہے۔ سوشل میڈیا کے توسط سے وہ اب اپنی حفاظت کے لیے فکر مند ہے۔ آگاہی کا یہ در سوشل میڈیا نے ہی کھولا ہے۔ وہ زمانے گئے جب بی بی سی جیسے ادارے براڈکاسٹر ہوا کرتے تھے، اب سوشل میڈیا کے اس دور میں ہر شخص براڈ کاسٹر ہے۔ خود بی بی سی اب ریڈیو، ٹی وی اور ویبسائٹس کے بعد سوشل میدیا کو اپنا چوتھا میدان سمجھتا ہے اور اس میدان کے لیے اس نے حکمت عملی تیار کی ہوئی ہے۔"[2]

ذیل میں چند اہم شعبہ جات میں ڈیجیٹل ذرائع اور وسائل کے کردار کی نشان دہی کی جا رہی ہے:

(الف) تعلیم و تحقیق کے ضمن میں طلبہ اور محققین کو دنیا بھر کی لائبریریوں، ڈیٹا بیسز (Databases)، تحقیقی مقالات اور ای-بکس تک فوری دست رس ممکن ہوئی ہے۔ گوگل اسکالر (Google Scholar)، جے سٹور (JSTOR) جیسے پلیٹ فارموں نے تعلیم و تحقیق کو بہت آسان بنا دیا ہے۔ درج ذیل رائے ملاحظہ کیجیے:

> "آج سوشل میڈیا ہی وہ واحد ذریعہ ہے جس کی بدولت اردو زبان اور ادب کا پوری دنیا میں پھیلاؤ ممکن ہے۔ سوشل میڈیا کی ہر ایپ اردو زبان و ادب کے فروغ کے لیے کوشاں ہے۔ سوشل میڈیا کی مختلف ایپس ایسی ہیں جن کے استعمال سے اردو زبان دنیا کے کونے کونے میں سفر کرتی ہے۔"[3]

اس حوالے سے ڈاکٹر محمد رکن الدین رقم طراز ہیں:

> "ڈیجیٹل میدیا نے اردو زبان و ادب کے فروغ میں ایک طرح سے انقلابی کردار انجام دیا ہے۔ انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، ای بکس، بلاگز اور یوٹیوب جیسے پلیٹ فارمز نے اردو کے قارئین اور تخلیق کاروں کو ایک نیا اور دل چسپ پلیٹ فارم مہیا کرایا ہے۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا ہے کہ کلاسیکی ادب تک رسائی کے ساتھ نئے لکھنے والوں کو بھی بے شمار مواقع میسر آئے ہیں۔"[4]

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

(ب) ڈیجیٹل ذرائع اور وسائل نے آن لائن کورسز (MOOCs)، ورچوئل کلاس رومز اور ای-لرننگ پلیٹ فارموں کو ممکن بنایا ہے، جس سے تعلیم جغرافیائی حدود کی جکڑبندیوں سے آزاد ہو گئی ہے اور ہر عمر کے افراد سیکھ سکتے ہیں۔

(ج) کسی کے لیے کہیں بھی سیکھنا آسان ہو گیا ہے۔ خصوصاً COVID-19 وبائی امراض کے دوران، ڈیجیٹل ذرائع اور وسائل نے تعلیم کو جاری رکھنے میں مرکزی کردار ادا کیا۔

(د) مشترکہ تدریس کے سلسلے میں تعلیمی سافٹ ویئر، سمیولیشنز اور تعلیمی گیمز سیکھنے کے عمل کو زیادہ دل چسپ اور مؤثر بناتے ہیں۔

(ر) ڈیجیٹل لائبریریاں ہزاروں تصانیف، رسائل و جرائد اور تحقیقی مواد کو ایک جگہ محفوظ کرتی ہیں اور انھیں کہیں سے بھی دست یاب بناتی ہیں۔

مجموعی طور پر، ڈیجیٹل ذرائع اور وسائل ہمارے معاشرے کی بنیاد بن چکے ہیں۔ ان کا مؤثر اور ذمہ دارانہ استعمال افراد، اداروں اور اقوام کے لیے بے پناہ مواقع مہیا کرتا ہے، جب کہ ان کے مسائل اور دشواریوں کو سمجھنا اور ان سے نمٹنا بھی اتنا ہی ضروری ہے۔

ڈیجیٹل ذرائع اور وسائل سے مراد وہ تمام معلومات، مواد، آلات اور پلیٹ فارموں ہیں جو الیکٹرانک شکل میں دست یاب ہوتے ہیں اور جن تک دست رس ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے ذریعے حاصل کی جاتی ہے۔ یہ روایتی (یعنی کاغذی یا فزیکل) ذرائع اور وسائل کے برعکس ہوتے ہیں۔

ڈیجیٹل ذرائع اور وسائل کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

ڈیجیٹل مواد:

۱۔ ای-تصانیف (E-books)

۲۔ آن لائن مضامین اور مقالے (Online articles and papers)

۳۔ ڈیجیٹل تصاویر اور ویڈیوز (Digital images and videos)

۴۔ آڈیو ریکارڈنگز (Audio recordings)

۵۔ ویب سائٹس اور بلاگز (Websites and blogs)

۶۔ آن لائن ڈیٹا بیس (Online databases)

ڈیجیٹل آلات اور پلیٹ فارم:

۱۔ کمپیوٹر، لیپ ٹاپ، ٹیبلٹ اور سمارٹ فون (Computers, laptops, tablets, and smartphones)

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

۲۔انٹرنیٹ(Internet)

۳۔سوشل میڈیا پلیٹ فارموں(Social media platforms)

۴۔آن لائن لائبریریاں اور آرکائیوز(Online libraries and archives)

۵۔سرچ انجن(Search engines)

۶۔ڈیجیٹل تعلیمی پلیٹ فارم(Digital learning platforms)

اس حوالے سے درج ذیل رائے بہت اہمیت رکھتی ہے:

> ”ماہرین کا ماننا ہے کہ ادبی اداروں کو اب سوچنا ہو گا کہ ادب کو وہیں پہنچایا جائے جہاں نئی نسل موجود ہے یعنی ڈیجیٹل پلیٹ فارمز، آن لائن مشاعرے،ڈیجیٹل لائبریریز،ای بکس، آڈیو بکس، ودکاسٹس اور یوٹیوب لٹریری چینلز وہ نئے ذرائع ہیں جن کے ذریعے ادب کو ایک نئی زندگی دی جاسکتی ہے۔ادب صرف لافاظ کا مجموعہ نہیں،بل کہ ایک فکری تسلسل ہے جو قوموں کی شناخت اور شعور کی علامت ہوتا ہے۔اگر یہ تسلسل ٹوٹ جائے تو زبان محض اظہار کا ذریعہ نہیں رہتی،بل کہ اپنی روح کھو بیٹھتی ہے۔یہی وہ مقام ہے جہاں ادبی اداروں،اکیڈیوں اور تنظیموں کو روایت اور ٹیکنالوجی کے درمیان ایک فکری پل بنناہو گا۔ان کے ذمے صرف ماضی کی حفاظت نہیں بل کہ مستقبل کی تعمیر بھی ہے۔انھیں نئی نسل کو یہ احساس دلاناہو گا کہ ادب محض تاریخ نہیں،بل کہ زندہ گفتگو ہے جو آج بھی دلوں کو چھو سکتی ہے۔“[5]

ڈیجیٹل ذرائع اور وسائل معلومات تک دست رس کو آسان، تیز اور بعض اوقات زیادہ مشترکہ بناتے ہیں۔یہ تعلیم، تحقیق، تفریح اور مواصلات سمیت زندگی کے مختلف شعبہ جات میں استعمال ہوتے ہیں۔

ادبی تحقیق کے مآخذ:

ادبی تحقیق کے مآخذ کو عموماً دو بڑی اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے:

بنیادی مآخذ(Primary Sources)اصل ادبی تخلیقات ہوتی ہیں، جیسے ناول، شاعری، افسانے، ڈرامے، مصنف کے خطوط، بیاضیں، مسودات یا ان کی زندگی سے متعلق دیگر اصل دستاویزات۔بنیادی مآخذ وہ اصل مواد کا نام ہے جو زیرِ تحقیق موضوع سے براہِ راست

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

تعلق رکھتا ہے۔ یہ ایسا مواد ہوتا ہے جسے اس سے پہلے کسی دوسرے نے نقل یا بیان نہیں کیا ہوتا۔ یہ ایسے شواہد ہیں جو تحقیق کے لیے سند کا درجہ رکھتے ہیں۔

ثانوی مآخذ(Secondary Sources)ایسی تحریریں ہوتی ہیں جو بنیادی مآخذ پر تحقیق، تنقید، تنقیدی جائزہ یا تشریح وتوضیح پیش کرتی ہیں، جیسے ادبی تنقید کی تصانیف، مقالے، مضامین، مصنفین کی سوانح عمریاں یا متعلقہ تاریخی و تہذیبی وثقافتی پس منظر پر مبنی تحریریں۔ بنیادی مآخذ کی بنیاد پر تخلیق کیا جانے والا مواد ثانوی مآخذ کہلاتا ہے۔ اس میں بنیادی مآخذ کی تشریح وتوضیح، تنقیدی جائزہ، خلاصہ یا تبصرہ پیش کیا جاتا ہے۔ یہ تحقیق کو وسیع پس منظر مہیا کرتے ہیں اور محقق کو موضوع کے بارے میں پہلے سے پائی جانے والی آرا سے روشناس کراتے ہیں۔

ادبی تحقیق میں مآخذ (Sources) کی اہمیت بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ مآخذ وہ بنیاد مہیا کرتے ہیں جن پر ایک محقق اپنی تحقیق کی عمارت کھڑی کرتا ہے۔ مآخذ کے بغیر ادبی تحقیق نامکمل اور بے اساس رہتی ہے۔ ان کی درست پہچان، ان کا حصول اور ان پر کی گئی تنقید ہی تحقیق کو معتبر بناتی ہے۔ عہد جدید میں ڈیجیٹل ذرائع اور وسائل بنیادی اور ثانوی دونوں مآخذ تک دست رس کا ایک اہم وسیلہ بن گئے ہیں۔ یہ تحقیق کے عمل کو بہت تیز اور آسان بناتے ہیں:

۱۔ دنیا بھر کی جامعات اور علمی اداروں کی آن لائن لائبریریاں جہاں ہزاروں تصانیف، مخطوطات اور تحقیقی مقالات ڈیجیٹل شکل میں دست یاب ہیں۔

۲۔ قدیم رسائل وجرائد، اخبارات اور نادر دستاویزات کے ڈیجیٹل آرکائیوز بھی موجود ہیں۔

۳۔ علمی مواد کے ذخائر میں جے سٹور(JSTOR)، ایبسکو(EBSCO)، پروکوئسٹ (ProQuest) جیسے ڈیٹا بیسز جو لاکھوں تحقیقی مقالات اور رسائل وجرائد تک دست رس مہیا کرتے ہیں۔

۴۔ بعض اوقات محققین براہِ راست ادبا یا ان کے ورثا سے رابطہ کرتے ہیں یا ان کی ذاتی ویب سائٹس اور سوشل میڈیا اکاؤنٹس سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

۵۔ مطبوعہ تصانیف اور رسائل وجرائد کے ڈیجیٹل ایڈیشن جو آسانی سے دست یاب ہوتے ہیں۔

ڈیجیٹل ذرائع اور وسائل کس طرح ان مآخذ تک دست رس مہیا کرتے ہیں؟ یہ بھی ایک اہم سوال ہے، جس کا جواب ذیل میں ڈھونڈنے کی کوشش کی جارہی ہے:

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

۱۔ آن لائن لائبریریاں اور ڈیٹا بیس:(Online Libraries and Databases) کے حوالے سے دیکھا گیا ہے کہ بڑی جامعات اور قومی لائبریریوں نے اپنے کیٹلاگ کو صورت و شکل دے دی ہے، جہاں محققین تصانیف، رسائل و جرائد اور دیگر مواد کو بہ آسانی تلاش کر سکتے ہیں۔

۲۔ کئی ایک علمی ذخائر، جیسے؛ JSTOR, Google Scholar, Project MUSE وغیرہ لاکھوں علمی مضامین، تصانیف کے ابواب اور رسائل و جرائد تک رسائی کو آسان بناتے ہیں جو ثانوی مآخذ کا بڑا وسیلہ ہیں۔

۳۔ کچھ ڈیٹا بیس نادر تصانیف یا قدیم رسائل و جرائد کے ڈیجیٹل ورژن بھی مہیا کرتے ہیں جنھیں بنیادی ماخذ کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

۴۔ ڈیجیٹل آرکائیوز(Digital Archives) بہت سے ادارے، جیسے لائبریریاں، عجائب گھر اور تحقیقی مراکز، نادر مسودات، خطوط، تصاویر اور دیگر تاریخی دستاویزات کے ڈیجیٹل آرکائیوز بنا رہے ہیں۔ یہ آرکائیوز بنیادی مآخذ تک براہ راست دست رس کا وسیلہ ہیں۔

۵۔ ڈیجیٹائزڈ تصانیف اور رسائل و جرائد(Digitized Books and Periodicals) کے ضمن میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایسے منصوبے جن میں دست رس والی تصانیف (جن پر کاپی رائٹ کا قانون لاگو نہیں ہو سکتا) کو ڈیجیٹل شکل دی جاتی ہے ، جیسے پروجیکٹ گٹنبرگ، انٹرنیٹ آرکائیو وغیرہ، بنیادی ادبی کاموں تک مفت دست رس مہیا کرتے ہیں۔

۶۔ قدیم اخبارات اور ادبی رسائل و جرائد کی ڈیجیٹائزیشن سے محققین کو کسی دور کی ادبی فضا، شائع شدہ تخلیقات اور اس وقت کی تنقید تک دست رس ملتی ہے۔

۷۔ آن لائن انسائیکلوپیڈیا اور لغات(Online Encyclopedias and Dictionaries) ایسے ثانوی مآخذ ہیں جو مصنفین، اصطلاحات، ادبی تحریکات اور تاریخی پس منظر کے بارے میں فوری معلومات مہیا کرتے ہیں۔

۸۔ سرچ انجن(Search Engines) کے حوالے سے بات کی جائے تو خاص طور پر گوگل جیسے سرچ انجن مختلف ویب سائٹس، ڈیٹا بیسز، ڈیجیٹل لائبریریوں اور آرکائیوز میں پائے جانے والے مآخذ کو تلاش کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے ادبی تاریخ نویسی(Literary Historiography) پر گہرے اور متنوع اثرات کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ اس ٹیکنالوجی نے نہ صرف مآخذ تک دست رس کے عمل کو بدل ڈالا ہے بل کہ تحقیق، تنقیدی جائزہ، تحریر اور پیش کش کے طریق کار میں بھی واضح طور پر تبدیلیاں کر دی ہیں۔ مثال کے طور پر تحقیق، تدریس اور ادبی ورثے کے تحفظ کے طریقوں کو مکمل طور پر تبدیل کر دیا ہے۔ یہ اثرات نہ صرف معلومات تک دست رس کو آسان بناتے ہیں بل کہ نئے تحقیقی سوالات اور نئے طریق کار بھی وضع کرتے ہیں۔ ذیل میں ان اثرات کا مختصر سا جائزہ پیش کیا جا رہا ہے:

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

دنیا بھر کی لائبریریوں اور آرکائیوز نے اپنے نادر مخطوطات، قدیم تصانیف، رسائل و رسائل و جرائد، خطوط اور دیگر ادبی مواد کو ڈیجیٹل بنادیا ہے۔ اس سے محققین کو جغرافیائی حدود سے آزاد ہو کر ایسے مآخذ تک دست رس حاصل ہو گئی ہے جو پہلے صرف مخصوص مقامات پر دست یاب تھے۔ مثال کے طور پر، ریختہ، انٹرنیٹ آرکائیو اور دیگر ڈیجیٹل پلیٹ فارموں نے اردو اور دیگر زبانوں کے ادبی ذخائر کو عالمی سطح پر قابل دست رس بنادیا ہے۔ ڈیجیٹل عہد میں محققین ہزاروں تصانیف اور لاکھوں صفحات پر مشتمل ادبی متون (text corpora) تک آسانی کے ساتھ رسائی پاسکتے ہیں، جب کہ روایتی طریق کار سے ایسا کرنا ناممکن سی بات دکھائی دیتی ہے۔

کمپیوٹیشنل ٹیکسٹ تجزیہ (Computational Text Analysis) کی ذیل میں ڈیجیٹل اوزار (Digital Tools) جیسے ٹیکسٹ مائننگ (Text Mining)، فریکوئنسی تجزیہ (Frequency Analysis) اور کونکارڈینس (Concordance) کے ذریعے محققین بڑے ادبی متون میں الفاظ کے استعمال کے طریق کار، جملوں کی ساخت اور موضوعات کی تکرار کا تنقیدی جائزہ لے سکتے ہیں۔ یوں ادبی رجحانات اور ادبا کے اسالیب کا نئے زاویوں سے ادراک ممکن ہوتا ہے۔ فاصلاتی مطالعہ ایک ایسا تصور ہے جو ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے ذریعے ممکن ہو سکا ہے۔ اس میں نہ صرف انفرادی متون کو تفصیل سے پڑھنے کا موقع ملتا ہے، بل کہ ادبی مؤرخین بڑے ڈیٹا سیٹس کا مطالعہ کر کے وسیع ادبی رجحانات، ارتقائی طریق کار اور سماج اور معاشرت کے علاوہ معاشرتی، تہذیبی و ثقافتی اثرات کا جائزہ لے سکتے ہیں۔

پیچیدہ اور گنجلک ادبی مواد کو گوشواروں، گراف اور مشترکہ نقشہ جات کی شکل میں پیش کرنا ممکن ہو گیا ہے۔ یہ ادبی تحریکات کی جغرافیائی تقسیم، کسی مخصوص لفظ یا تھیم کے ارتقا یا ادبی حلقہ کو زیادہ بصری اور قابل فہم انداز میں نظروں کے سامنے لاتا ہے۔ ڈیجیٹل اوزار (Digital Tools) کے ذریعے ادبی شخصیات، تحریکات و دبستان، رسائل و جرائد اور اداروں کے باہمی تعلقات کا تنقیدی جائزہ لینا ممکن ہوتا ہے، جس سے ادبی دنیا کے پوشیدہ حلقوں اور اثر و رسوخ کے سلسلوں کے ادراک میں آسانی ہوتی ہے۔ نادر، بوسیدہ اور آب دیدہ ادبی مخطوطات اور تصانیف کو ڈیجیٹل شکل میں محفوظ کر کے ان کی ابدی بقا کو یقینی بنایا جانا ممکن ہو رہا ہے۔ یہ نہ صرف انھیں اصل صورت میں برقرار رکھنے کا ذریعہ ہے بل کہ دنیا بھر کے محققین کے لیے ان تک رسائی کو بھی ممکن اور آسان بناتا ہے۔

ڈیجیٹل انداز میں موجود مواد کی نقل اور ترویج واشاعت غیر ڈیجیٹل مواد کی بہ نسبت بہت آسان ہے، جس سے ادبی تاریخ کے بارے میں معلومات زیادہ سے زیادہ قارئین تک پہنچتی ہے۔ ڈیجیٹل ٹیکنالوجی نے ادبی تاریخ نویسی میں ایسے سوالات اٹھانے کا موقع فراہم کیا ہے جنھیں پہلے تصور کرنا بھی ممکن نہ تھا، جیسے؛ کیا کسی دور کی شاعری میں مخصوص الفاظ کا استعمال کسی خاص سماجی اور معاشرتی تبدیلی کا آئینہ

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

دار تھا؟ یا کسی صنف کے ارتقا میں ٹیکنالوجی کوئی کردار ادا کر رہی ہے؟ بشریٰ جلیل اور ڈاکٹر زیر از فضل داد اپنے مقالہ "ڈیجیٹل عہد میں اردو نثری نظم کی ادبی حیثیت: روایتی ادبی اداروں سے سوشل میڈیا تک ایک تحقیقی مقالہ" میں تحریر کرتے ہیں:

"اکیسویں صدی کے آغاز کے ساتھ دنیا بھر میں ابلاغ، مطالعہ اور تخلیقی اظہار کے ذرائع میں جو بنیادی تبدیلی رونما ہوئی، اس نے ادب کے نظام اشاعت، ادبی روابط اور تخلیقی سرگرمیوں کو بھی نمایاں طور پر متاثر کیا۔ انٹرنیٹ، سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل پلیٹ فارموں نے نہ صرف ابلاغ کی رفتار کو تبدیل کیا بل کہ ادبی تخلیق، اشاعت، تنقید اور قبولیت کے روایتی تصورات کو بھی نئی جہت عطا کی۔ اردو ادب بھی اس تبدیلی سے مستثنیٰ نہیں رہا۔ بالخصوص نثری نظم ان اصناف میں شامل ہے جنھوں نے اس نئے ابلاغی ماحول سے نسبتاً زیادہ استفادہ کیا اور مختصر عرصے میں اپنی تخلیقی موجودگی کو قابل توجہ وسعت دی۔"[6]

ڈیجیٹل ہیومینٹیز (Digital Humanities) کا شعبہ ادبی تاریخ نویسی پر بہت زیادہ اثر ڈالتا ہے۔ کمپیوٹر سائنس، شماریات، لسانیات اور عمرانیات جیسے شعبہ جات کے ساتھ مل کر کام کرنے کے نئے مواقع مہیا کرتا ہے۔ ڈیجیٹل ذرائع اور وسائل اور اوزاروں (Tools) کے ذریعے ادبی تاریخ کی تدریس اور سیکھنے کا عمل زیادہ دل چسپی اور اشتراک کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ طلبہ کے لیے اب ادبی متون کا خود سے تنقیدی جائزہ لینا ممکن اور آسان ہو گیا ہے۔ اس طرح طلبہ تحقیقی عمل میں فعال اور متحرک کردار ادا کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

ترویج واشاعت اور پیش کے نئے طریقوں کے حوالے سے اول یہ کہ ادبی تواریخ ترویج واشاعت اب صرف روایتی کتابی صورت کی بجائے ڈیجیٹل فارمیٹ میں آن لائن بھی ہو رہی ہے، جس سے زیادہ سے زیادہ قارئین استفادہ کر سکتے ہیں۔ دوم یہ کہ ڈیجیٹل پلیٹ فارم مشتر کہ ادبی تواریخ نویسی میں معاونت کرتے ہیں، ان میں نقشے (Maps)، ٹائم لائنز (Timelines)، تصاویر، آڈیو یا ویڈیو کی اہمیت مسلمہ ہے، جو تجربے کو زیادہ دل چسپ اور معلوماتی بناتے ہیں۔ اردو کے رسم الخط نستعلیق کو ڈیجیٹل بنانے اور OCR (آپٹیکل کریکٹر ریکگنیشن) کے لیے ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ نستعلیق کے پیچیدہ حروف کو مشین کے ذریعے درست طور پر پہچاننا اور متن میں بدلنا ابھی تک ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سکین کیے گئے مواد میں تلاش (Search) کی سہولت محدود ہو کر رہ جاتی ہے۔

مختصر یہ کہ ڈیجیٹل ٹیکنالوجی نے اردو کی ادبی تاریخ نویسی کو ایک نئے دور میں داخل ہونے کے لیے موقع فراہم کر دیا ہے، جس سے تحقیق کا دائرہ کار وسیع تر ہو گیا ہے، ماخذ تک دست رس آسان ہو گئی ہے اور نئے تحقیقی طریق کار روشناس کرائے گئے ہیں۔ اگرچہ اس راہ میں کچھ مسائل اور دشواریاں بھی موجود ہیں، خاص طور پر خطِ نستعلیق کے حوالے سے ہی سہی، لیکن مستقبل میں مزید بہتری کے آثار موجود ہیں۔ یہ ٹیکنالوجی اردو کے ادبی ورثے کو محفوظ بنا کر اسے عالمی سطح پر متعارف کرانے اور اس پر مزید باریک بینی سے تحقیق ایک ان مول وسیلہ بنتی جا رہی ہے۔

اقوام متحدہ کے مضبوط اور مستحکم ترقیاتی اہداف و مقاصد (Sustainable Development Goals - SDGs) ایک عالم گیر مطالبہ ہیں جنھیں ۲۰۱۵ء میں اقوام متحدہ کے تمام رکن ممالک نے ۲۰۳۰ء تک غربت کے خاتمے، کرہ ارض کے تحفظ اور تمام لوگوں کے لیے امن و خوش حالی کو یقینی بنانے کے لیے اپنایا تھا۔ یہ سترہ اہداف و مقاصد ہیں جو ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ایک شعبے میں کی جانے والی کارروائی دوسرے شعبہ جات کے نتائج پر اثر انداز ہو گی اور ترقی کو سماج اور معاشرت اور معاشرتی، اقتصادی یا معاشی اور ماحولیاتی استحکام کے درمیان توازن اور اعتدال کا ہونا ضروری ہے۔

۲۵ ستمبر ۲۰۱۵ء کو جب اقوام متحدہ کے ایک سو ترانوے (۱۹۳) ممالک نے پائیدار ترقیاتی اہداف کی منظوری کا ایجنڈا ۲۰۳۰ء کی قرارداد منظور کی تو اس ضمن میں پاکستان نے بھی توجہ دیتے ہوئے اس مشن پر کام شروع کیا۔ وفاق اور صوبوں کی سطح پر انفرادی واجتماعی کاوشات بروئے کار لائی جانے لگیں۔ اس سلسلہ میں افراد اور اداروں کی شمولیت سے ایک مربوط حکمت عملی تیار کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے تاکہ مقامی سطح پر ایسے اہداف اور اشاریوں کے تعین کے علاوہ ان کے حصول کی خاطر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے۔ یہ بات خوش آئند ہے۔ اس سلسلہ میں پارلیمانی ٹاسک فورس کے قیام سے ان منصوبوں پر عمل درآمد کی نگرانی کو یقینی بنایا جا سکے گا۔ پلاننگ کمیشن کے علاوہ صوبائی دارالحکومتوں کے محکمہ منصوبہ بندی و ترقی کے زیر اہتمام SDGs یونٹس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں درج ذیل رائے ملاحظہ کیجیے:

> "۲۵ ستمبر ۲۰۱۵ء کو اقوام متحدہ کے زیر اہتمام دنیا کے ۱۹۳ ملکوں نے ایجنڈا ۲۰۳۰ء برائے پائیدار ترقی کی منظوری جس کے بعد اس حوالے سے قومی سطح پر توجہ مرکوز ہوئی۔ ہماری وفاقی اور صوبائی حکومتیں مختلف افراد اور اداروں کے ساتھ مل کر ایک ایسا لائحہ عمل مرتب کرنے

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

کی کوشش کر رہی ہیں جس میں مقامی طور پر مناسب اہداف اور اشاریوں کا تعین کیا جائے اور ان کے حصول کے لیے عمل درآمد ہو۔ یہ بات باعثِ اطمینان ہے کہ حکومت نے پائیدار ترقیاتی اہداف (SDGs) پر عمل درآمد کا اعلان کیا ہے اور اس سلسلے میں SDGs کے اہداف اور اشاریوں کے لیے قومی ترجیحاتی لائحہ عمل کی منظوری دی ہے۔ اس حوالے سے ایک پارلیمانی ٹاسک فورس بھی قائم کی گئی ہے جو قومی ترجیحاتی لائحہ عمل پر عمل درآمد کی نگرانی کرے گی۔ پلاننگ کمیشن کے ساتھ ساتھ صوبائی ہیڈ کوارٹرز کے محکمہ منصوبہ بندی و ترقی میں SDGs یونٹس بھی قائم کیے گئے ہیں۔"[7]

ڈیجیٹل ذرائع اور وسائل، جن میں انٹرنیٹ، موبائل ٹیکنالوجی، ڈیٹا، مصنوعی ذہانت(Artificial Intelegence) اور دیگر ڈیجیٹل پلیٹ فارم شامل ہیں، اقوام متحدہ کے 2030 تک حاصل کیے جانے والے مضبوط اور مستحکم ترقیاتی اہداف و مقاصد (Sustainable Development Goals - SDGs) کے حصول میں ایک کلیدی اور فعال کردار ادا کر رہے ہیں۔ یہ ٹیکنالوجی مختلف اہداف و مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے نئے مواقع مہیا کرتی ہے، عمل کو تیز کرتی ہے اور دست رس کو وسیع بناتی ہے۔

مختصر یہ کہ ڈیجیٹل ذرائع اور وسائل مضبوط اور مستحکم ترقیاتی اہداف و مقاصد کے حصول کے لیے قوی اوزار (Powerful Tools) کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ ترقیاتی مسائل کے حل اور دشواریوں کو آسانیوں میں بدلنے کے لیے نئے، زیادہ مؤثر اور جامع کردار ادا کرتے ہیں۔ مگر ان سے مکمل طور پر استفادہ تبھی کیا جاسکتا ہے جب ڈیجیٹل عدم مساوات کے خاتمہ کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں، ڈیجیٹل خواندگی کو رواج دیا جائے اور ٹیکنالوجی کی اخلاقیات اور ان کے ذمہ دارانہ استعمال کو بھی یقینی بنایا جائے۔

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

حوالہ جات

1۔ www.migrationletters.com,Volume: 21, No:S11 (2024). Page 290

2۔ https://salamurdu.com/urdu-adab-pr-social-media-ke-asraat.html#google_vignette, 8-5-2026,10:00AM

3۔ www.migrationletters.com,Volume: 21, No:S11 (2024). Page 293

4۔ https://www.worldurdurnp.com/%DA%88%DB%8C%D8%AC%DB%8C%D9%B9%D9%8B1- D8% 4-%D9%85%DB%8C%DA%88%DB%8C%D8%A7-%D8%A7%D9%88%86-%D9%88- D9% %D8%A7%D8%B1%D8%AF%D9%88-%D8%B2%D8%A8%D8%A7%/%D8%A7%D8%AF%D8%A8, 8-5-2026, 10:20AM

5۔ https://www.etvbharat.com/ur/jammu-and-kashmir/the-future-of-language-and-literature-in-the-digital-age-a-journey-from-bridging-tradition-to-technology-urdu-news-urn25102900919, 8-5-2026, 1104AM

6۔ Kashf Journal of Multidisiplinary Research,Vol: 02-Issue 10(2025)

7۔ ۲۰۳۰ءایجنڈابرائے پائیدارترقی عالمی مقاصدواہداف مارچ۲۰۱۹ء،مترجمہ:اسلام آباد،ادارہ فروغ قومی زبان قومی تاریخ وادبی ورثہ ڈویژن وزارت اطلاعات وورثہ،۲۰۱۹ء،ص iii